سوال

(250)عاق نامہ کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبارات میں جوعاق نامہ دیا جاتا ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے کیا والد کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے نافرمان بیٹے کووراثت سے محروم کرسکے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کے مرنے کے بعداس کی جائیداد کو تقسیم کرنے کا طریقہ کارخوداللہ تعالیٰ کا وضع کردہ ہے۔اس میں کسی کو ترمیم واضافہ کا حق نہیں ہے جوحضرات قانون وراثت کو پامال کرتے ہوئے آئے دن اخبارات میں اپنی اولاد میں سے کسی کے متعلق ''عاق نامہ'' کے اشتہارات دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑے خوفناک عذاب کی دھمکی دی ہے۔ہمارے معاشرے میں کہیں توعورتوں کووراثت سے مستقل طورپر محروم کردیا جاتا ہے اور کہیں دوسرے بچوں کو نظرانداز کرتے ہوئے صرف لڑکے کو ہی وراثت کا حق دار ٹھہرا دیا جاتا ہے، یہ سب اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ ضابطہ میراث کے خلاف کھلی بغاوت ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مردوں کےلئے اس مال میں حصہ ہے جووالدین اوررشتہ داروں نے چھوڑا ہواور عورتوں کےلئے بھی اس مال میں حصہ ہے جوماں باپ اوررشتہ داروں نے چھوڑا ہو،خواہ وہ مال تھوڑا یا بہت ہواوریہ حصہ (اللہ کی طرف) سے مقررہے۔'' [۴/النساء:۷]

اس آیت کریمہ کے پیش نظر کسی وارث کوبلاوجہ شرعی وراثت سے محروم نہیں کیا جاسکتا ہے۔ماہرین وراثت نے ان وجوہات کوبڑی دلیل سے بیان کیا ہے جووراثت سے محرومی کا باعث ہیں عام طورپراس کی دواقسام ہیں:

پہلی قسم میں وہ موانع شامل ہیں جوفی نفسہ وراثت سے محرومی کا باعث بنتے ہیں ان میں غلامی، قتل ناحق اوراختلاف ملت یعنی کفروارتداد وغیرہ ہیں۔

دوسری قسم میں وہ موانع ہیں جوفی نفسہ تورکاوٹ کا باعث نہیں، البتہ بالتبع محرومی کا ذریعہ ہوتے ہیں ان میں وارث اور مورث کا اشتباہ برسرفہرست ہے، جیسے ایک ساتھ غرق ہونے والے، آگ میں جل کراس دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں۔اگران کے درمیان وراثت کارشتہ قائم ہوتوایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے بشرطیکہ پتہ نہ چل سکے کہ ان میں پہلے اوربعدکون فوت ہوا ہے۔احادیث میں بھی اس کی وضاحت ملتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاارشاد گرامی ہے: ''جوکسی کی وراثت کو ختم کرتا ہے جس کواللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقررکیا ہے، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی وراثت کو ختم کردیں گے۔'' [شعب الایمان للبیہقی:۱۴/۱۱۵]

اس طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جواپنے وارث کوحصہ دینے سے راہ فراراختیار کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس

کا حصہ جنت سے ختم کر دیں گے۔'' [ابن ماجہ، کتاب الوصایا: ۲۷۰۳]

اگرچہ مؤخر الذکر روایت میں ایک راوی زید العمی ضعیف ہے، تاہم اس قسم کی روایت بطور تائید پیش کی جا سکتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ اگر بیٹا نافرمان ہے تو وہ اپنی سزا اللہ تعالیٰ کے ہاں پائے گا۔ لیکن والد کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اسے جائیداد سے محروم کر دے۔ بعض لوگ محض ڈرانے کے لئے ایسا کرتے ہیں لیکن ایسا کرنا بھی کئی ایک قباحتوں کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا رائج الوقت ''عاق نامہ'' کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:273